حدثنا علی بن عبد اللہ قال سمعت سفیان یقول:...

سفیان کہتے ہیں کہ ابن منکدر کے پاس ایوب نے آکر کہا کہ: اے ابوبکر۔ یہاں بقول حاکم دونوں بھائیوں میں فرق سمجھنا، — جب کہ بعض کے نزدیک دونوں بھائیوں کی کنیت ایک ہی ہے اور دونوں جابر سے روایت کر رہے ہوں — صرف صحیح یادداشت ہی کی بدولت ممکن ہے۔ وہ یوں کہ جن ابوبکر کا کوئی الگ نام نہیں ان سے بہت کم حدیثیں مروی ہیں اور ان کی روایت زیادہ تر تابعین سے — مثلاً عمرو بن سلیم زرقی سے — ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے محمد بن منکدر کی روایت بالکل ظاہر و عیاں ہوتی ہے اور اُن کی کنیت شاذ و نادر ہی بیان کی جاتی ہے۔ ان دونوں کا ذکر محمد بن منکدر ابوبکر بن منکدر کے الفاظ سے ہوتا ہے۔

۳۔ اسی طرح ابوبُردہ اشعری تین تین ہیں۔ ایک ابوبُردہ عامر بن قیس اشعری ہیں جو ابوموسیٰ اشعری کے بھائی اور صحابی ہیں۔ دوسرے ابوبُردہ ابوموسیٰ کے فرزند ہیں یعنی عامر بن عبداللہ بن قیس جو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ تیسرے ابوبُردہ ہیں، بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ بن ابی موسیٰ۔ یونس بن ابی اسحاق سبیعی ابوبُردہ بن ابی موسیٰ سے بھی روایت کرتے ہیں اور ابوبُردہ بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ سے بھی۔ یہاں بعض لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ: یونس بن ابی اسحاق نے ابوبُردہ بن ابی موسیٰ سے سنا ہی نہیں بلکہ اپنے والد (ابواسحاق) سے اور انھوں نے ابوبُردہ سے سنا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ چنانچہ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ: ابواسحاق نے بھی ابوبردہ سے سنا ہے اور ان کے فرزند یونس نے بھی اپنے والد کی طرح ابوبردہ سے سنا ہے۔

۴۔ ابوبشر بھی دو ہیں۔ شعبہ ان دونوں سے روایت کرتے ہیں مگر کسی کا نام شاذ و نادر ہی لیتے ہیں۔ ایک ہیں ابوبشر بیان بن بشر احمسی کوفی جو تابعی ہیں اور دوسرے ہیں ابوبشر جعفر بن وحشیہ۔ ابووحشیہ کنیت ہے ایاس کی جو بصری ہیں۔ جب شعبہ کی کوئی روایت عن ابی بشر عن سعید بن جُبیر یا عن ابی حازم یا عن الشعبی ہو تو صاحب درک محدث سمجھ لیتا ہے کہ یہ بیان بن بشر ہیں اور جب روایت عن ابی بشر عن

Marfat.com

سعید بن جُبیر ہو تو وہ پہچان لیتا ہے کہ یہ جعفرین وحشیہ ہیں۔

۵۔ حکم بن عُتیبہ کبھی ابوجعفر باقر محمد بن علی طالبی سے روایت کرتے ہیں اور کبھی ابوجعفر محمد بن عبدالرحمان بن یزید نخعی سے۔ اور یہ دونوں ابوجعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ: حکم کی روایت محمد بن علی باقر عن ابیہ بکثرت ہے۔ مگر محمد بن عبدالرحمان بن یزید سے ایک ہی روایت ہے۔ باقر کی روایت اپنے آباء سے تو ظاہر و واضح ہے مگر دوسرے ابوجعفر کی روایت عن ابیہ عن عبداللہ ہے۔

۶۔ شعبہ۔ ثوری۔ زہیر اور زائدہ کبھی ابوفَروہ عروہ بن حارث ہمدانی سے روایت کرتے ہیں اور کبھی ابوفروہ مسلم بن سالم جُہنی سے۔ مگر ان دونوں میں کسی ایک کا نام نہیں لیتے۔ بس فقط کنیت یعنی ابوفروہ کہتے ہیں۔ ان دونوں کی روایتوں میں فرق یوں نمایاں ہوتا ہے کہ جب روایت عن ابی فروہ عن الشعبی ہو تو وہ عروہ بن حارث ہوتے ہیں اور جب ابوفروہ کی روایت شعبی کے علاوہ کسی اور سے ہو تو وہ مسلم بن سالم جہنی ہوتے ہیں۔

۷۔ قتادہ کی روایت کبھی تو عَزرہ بن یحییٰ سے ہوتی ہے اور کبھی عزرہ بن تمیم سے۔ ہم نے حافظ ابوعلی سے قتادہ کی روایات کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے ہمیں مثالیں دے دے کر جواب لکھوا دیا اور میں نے ابوعلی کا پورا بیان لوگوں کو لکھوا دیا۔ اس لیے یہاں اس کے اعادے کی ضرورت نہیں۔

متشابہات کی ساتویں قسم

اس حصے میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کے اپنے نام اور ان کے باپوں کے نام یکساں ہوتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے محدثین ایک ہی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان میں تمیز پیدا کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال سائب بن مالک ہیں۔ یعنی سائب بن مالک دو دو ہیں اور دونوں صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان دونوں سے زہری روایت کرتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل دونوں سندوں سے ظاہر ہے:۔

Marfat.com

(الف) اخبرنا الحسن بن حکیم المروزی قال اخبرنا ابو المتوجہ قال اخبرنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس عن الزھری قال حدثنی السائب بن مالک الدؤلی عن عمر۔ ص۳۳

(ب) وحدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی سالم بن غیلان عن یزید بن ابی حبیب عن الزھری عن السائب بن مالک انہ سمع فضالۃ بن عبید انہ قال۔

اس دوسری سند میں فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر آنحضورؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! جہاد سے قریب ترین کون سا عمل ہے؟..... الخ

سائب بن مالک اشعری بھی تابعی ہیں جو عبداللہ بن عمرو غیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو اسحاق سبیعی روایت کرتے ہیں۔

۲- سلّام بن سلیمان۔ سلّام بن سُلیم اور سلام بن سَلم۔ سلّام بن سلیمان تو وہ ہیں جن کی کنیت ابو منذر قاری ہے۔ یہ عاصم کے شاگرد ہیں۔ اُن سے زید بن حُباب اور یونس بن محمد روایت کرتے ہیں۔ اور سلّام بن سُلیم کی کنیت ابو الاحوص ہے۔ یہ حنفی کوفی ہیں۔ صحیح بخاری میں ان کی روایت ابو اسحاق ہمدانی اور منصور بن معتمر سے ہے اور خود ان سے وکیع اور عبدالرحمان بن مہدی روایت کرتے ہیں۔ سَلّام بن سَلم وہی ہیں جن کو سعدی طویل کہا جاتا ہے۔ یہ زید عمّی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک سلّام بن سلیمان صیغر مائنی بھی ہیں جو ورقاء بن عمر اور ابو عمرو بن علاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ اول الذکر سلّام بن سلیمان (ابو منذر قاری) سے الگ شخصیت ہیں۔ مندرجہ ذیل سند کو دیکھئے:

حدثنا ابو النضر الفقیہ قال حدثنا عثمان بن سعید الدارمی قال ثنا سلام بن سلیمان المدائنی قال ثنا ابو عمرو بن العلاء عن نافع عن ابن عمر ق....

اس سند میں ہے کہ حضورؐ نے فشار بون ضرب الیھم بذھا..... الخ

۳۔ سہیل بن ذکوان دو ہیں۔ ایک سہیل بن ابی صالح سمان۔ ابو صالح ہی کا نام ذکوان ہے جو مشہور ہیں۔ ان کی روایت صحیح (بخاری) میں بھی موجود ہے اور ان کی اکثر روایات ان کے والد (ذکوان) ہی کے واسطے سے ہیں۔ کبھی کبھی ان پدر و فرزند کے درمیان اعمش اور قعقاع بن حکیم بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں کا ذکر مولائے ابوبکر عبدالرحمان بتا کر کیا جاتا ہے۔ دوسرے سہیل بن ذکوان مکی ہیں جن کو ابوالسندی بھی کہا جاتا ہے۔ یزید بن ہارون ان کا ذکر یوں کرتے ہیں، سہیل بن ذکوان مکی ابو عمرو نے جب کہ وہ ہمارے پاس شہر واسط میں تھے۔ یہ بتایا کہ یہ سہیل حضرت عائشہ رضؓ اور عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ہشیم اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔

ص ۲۳۴ ۴۔ جابر بن یزید پانچ ہیں۔ اول جابر بن یزید بن اسود سوائی ہیں جو اپنے والد بن یزید بن اسود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یعلی بن عطاء روایت کرتے ہیں۔ دوسرے جابر بن یزید جعفی ہیں جن کا مذہب قابل اعتراض سمجھا گیا ہے۔ ان کی حدیثیں تابعین کے ایک گروہ سے مروی ہیں۔ ان سے ثوری اور شعبہ بھی روایت کرتے ہیں۔ تیسرے جابر بن یزید بن رفاعہ عجلی ہیں جو شعبی اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں۔ ان میں جابر بن یزید جعفی میں عموماً اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جعفی بھی ان دونوں (شعبی اور مجاہد) سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ چوتھے جابر بن یزید جن سے فرقد سنجی عن مسروق بن الاجدع روایت کرتے ہیں۔ جعفی سے ان کا بھی تشابہ ہو جاتا ہے کیونکہ جعفی بھی مسروق سے روایت کرتے ہیں۔ پانچویں جابر بن یزید وہ ہیں جن کی کنیت ابوالجہم ہے جو ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں اور خود ان (ابوالجہم) سے نصر بن علی جہضمی عن سلیمان الرفاعی روایت کرتے ہیں۔

۵۔ حسن بن حکم بھی پانچ ہیں۔ اول حسن بن حکم نخعی ہیں جو شعبی اور عدی بن ثابت سے روایت کرتے ہیں اور حسن سے شریک، اسماعیل بن زکریا اور عیسیٰ بن یونس روایت کرتے ہیں۔ دوسرے حسن بن حکم عبدی ہیں جو ابوبردہ سے اور خود ان سے ان کے ہم عصر عبداللہ بن مبارک روایت کرتے ہیں اور ان دونوں کے رواۃ بھی یکساں ہیں تیسرے

Marfat.com

حسن بن حکم بن حارث ہیں جو ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ اور خود ان سے موسیٰ بن اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ یہ بھی ان دونوں کے قریب العصر ہیں۔ فرق یہ ہے کہ موسیٰ بن اسماعیل کی روایات بصریوں میں پھیلیں۔ چوتھے حسن بن حکم بن ظہمان بصری ہیں جو رے میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان کی روایت ہشام دستوائی اور حماد بن سلمہ سے ہے اور ان سے ہشام بن عبید اللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ پانچویں حسن بن حکم وہ ہیں جن کا ذکر محمد بن عجلان یوں کرتے ہیں کہ مجھ سے حسن بن حکم نخعی نے بیان کیا۔ یہ دراصل حسن بن حُر بن حکم ہیں۔ یہ مشہور ثقہ و مامون ہیں۔ ان کا انتساب عموماً دادا کی طرف ہوتا ہے۔ ان کے اور اوّل الذکر حسن بن حکم نخعی کے درمیان اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے حالانکہ اوّل الذکر آخر الذکر (حسن بن حُر بن حکم نخعی) کے شیوخ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۔ ربیع بن سلیمان دو ہیں۔ دونوں مصری ہیں اور دونوں ایک زمانے میں رہے ہیں۔ ایک مرادی ہیں جو شافعی کے شاگرد ہیں اور دوسرے جیزی یعنی ابو عبید اللہ محمد بن ربیع جیزی کے والد ہیں۔ دونوں ربیعوں کی اسناد بھی ملتی جلتی ہے۔

۷۔ زیاد بن حصین چار ہیں۔ اوّل زیاد کے والد حصین فرزند ہیں اوس (خشی کے) حصین صحابی ہیں جو اپنے والد (اوس) سے روایت کرتے ہیں۔ دوسرے سے عیینہ بن [illegible] بواسطہ ابن عمر روایت کرتے ہیں۔ تیسرے ابو جہضم ہیں جو زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں۔ چوتھے ابو جہمہ یربوعی ہیں جو ابن عباس سے اور خود ان سے اعمش وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۸۔ سعید بن بشیر چار ہیں۔ اوّل سعید بن بشیر دمشقی ہیں جو قتادہ۔ ابو الزبیر اور زید رقاشی سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں کچھ منتہاء قسم کی رائیں ہیں جیسا کہ ان کے دو اسنادوں والے اقوال سے معلوم ہوتا ہے۔ اوّل یہ ہے۔

حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ قال ثنا الحسین بن الحسن بن مہاجر قال حدثنا العباس بن الولید الخلال قال ثنا مروان بن محمد قال سمعت سفیان بن عیینہ علی جمرۃ العقبۃ یقول ...

Marfat.com

اس اسناد میں سفیان بن عیینہ کا یہ قول بیان کیا گیا ہے کہ ہم سے سعید بن بشیر نے بیان کیا اور وہ حافظ (حافظ حدیث یا قوی الحافظہ) تھے۔ دوسری اسناد سے دوسرا قول یوں ہے،

سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب یقول سمعت العباس بن محمد الدوری یقول سمعت یحیٰی بن معین یقول ....

اس اسناد میں یحیٰی بن معین کا یہ قول ہے کہ: سعید بن بشیر کچھ بھی نہیں (یعنی ناقابل اعتماد ہے۔)

دوسرے سعید بن بشیر انصاری ہیں جن سے یعقوب بن سعد عن محمد بن عبدالرحمان بن سُلیمانی روایت کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اکثر ان کے متعلق سعید بن بشیر دمشقی ہونے کا مغالطہ ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ تیسرے سعید بن بشیر وہ ہیں جو حسن بصری سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے مالک بن اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ چوتھے سعید بن بشیر قریشی خاندان کے مصری شیخ ہیں جن سے اہل مصر روایت کرتے ہیں جیسا کہ مندرجۂ اسناد میں مذکور ہے۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا محمد بن عبداللہ بن عبد الحکم قال ثنا سعید بن بشیر المصری قال اخبرنا عبداللہ بن حکیم الکنانی رجل من اھل الیمن من موالیھم عن قیس بن کلاب الکلابی قال سمعت :...

اس اسناد میں — جس میں سعید بن بشیر مصری ہیں — قیس بن کلاب کہتے ہیں کہ میں نے آنحضورؐ کو ثنیہ کی چوٹی پر تین بار یوں خطاب کرتے سنا ہے کہ: اے انسانو! اللہ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری اولاد کو اسی طرح واجب الاحترام قرار دیا ہے جس طرح آج کے دن اور سال کے اس مہینے کو واجب الاحترام قرار دیا ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرا پیغام، پہنچا دیا ہے۔ اے اللہ! میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا۔

۹۔ سعید بن عمرو دمشقی ہیں، ایک سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قرشی ہیں جو عائشہؓ

ابن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حجازی ہیں جو کوفے میں جا کر بس گئے تھے۔ ان کی حدیث صحیح (بخاری) میں موجود ہے۔ دوسرے سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعد بن عبادہ ہیں جن سے عمارہ بن غزیہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ تیسرے سعید بن عمرو بن جعدہ بن ہبیرہ ہیں جو اپنے والد اور ابو عبیدہ بن عبداللہ سے اور خود ان سے مسعودی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ چوتھے سعید بن عمرو بن سُلیم زُرقی ہیں جو اپنے والد کے علاوہ قاسم بن محمد سے اور خود ان سے مالک بن انس اور دراوردی روایت کرتے ہیں۔ پانچویں قاضی سعید بن عمرو بن اَشوع ہیں جو شریح بن حارث اور ردّاد سے اور خود ان سے ابو اسحاق سبیعی اور خالد حذّاء روایت کرتے ہیں۔ چھٹے سعید بن عمرو بن ابی نصر سکونی کوفی ہیں جو ابن ابی لیلیٰ سے اور خود ان سے محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں۔ ساتویں سعید بن عمرو بن سفیان ہیں جو اپنے والد سے اور خود ان سے اسود بن قیس روایت کرتے ہیں۔ آٹھویں سعید بن عمرو زُبیری ہیں جو اپنے والد سے اور خود ان سے ابراہیم بن منذر حزامی روایت کرتے ہیں۔ نویں سعید بن عمرو حمصی ہیں جو بقیہ اور اسماعیل بن عیاش سے اور خود ان سے ابو حاتم رازی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ دسویں سعید بن عمرو اشعثی ہیں جو عبثر بن قاسم سے اور خود ان سے مسلم بن حجاج روایت کرتے ہیں۔

۱۰۔ صالح بن ابراہیم دو ہیں۔ دونوں قرشی ہیں اور دونوں ہم عصر ہیں۔ ایک صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف ہیں جو اپنے والد ابراہیم سے اور وہ اپنے والد (عبدالرحمان بن عوف) سے روایت کرتے ہیں۔ دوسرے صالح بن ابراہیم بن طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔ یہ بھی اپنے والد سے اور والد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے ابوبکر ابہری کو اور انھوں نے ابوبکر بن ابی داؤد کو یہ کہتے سنا کہ: میں نے حافظ ابوعلی نیساپوری سے پوچھا کہ: اے ابوعلی! (بعض سندیں جو) ابواھیم عن ابراھیم عن ابراھیم ہے تو یہ تینوں ابراہیم کون کون ہیں؟ ابوعلی نے جواب دیا کہ: ابواھیم بن طھمان عن ابراھیم بن عامر البجلی عن ابراھیم النخعی ہے۔ ابہری نے کہا: ابوعلی! آپ نے بہت اچھی طرح بتا دیا۔

Marfat.com

۱۱۔ خلف پانچ ہیں اور ایک سند میں یہ پانچوں مسلسل یوں ہیں، اخبرنی خلف قال ثنا خلف قال ثنا خلف قال ثنا خلف قال ثنا خلف یہاں پہلے نمبر پر امیر ابو احمد خلف بن احمد سجزی ہیں اور دوسرے ابو صالح خلف بن محمد بخاری ہیں۔ تیسرے خلف بن سلیمان نسفی (صاحب مسند) ہیں۔ چوتھے خلف بن محمد بن کردوس واسطی ہیں اور پانچویں خلف بن موسیٰ بن خلف ہیں ـــ ہم سے ابو صالح نے، ان سے خلف بن سلیمان نے اور ان سے خلف بن محمد نے روایت بیان کی ہے۔

صـ۲۳۷ ۱۲۔ صالح بن حیان دو ہیں اور دونوں ہم عصر بھی ہیں۔ ایک صالح بن حی (یا بقول بعض صالح بن حیان) ابو الحسن ہیں جن کو علی اور عاصم بھی کہتے ہیں۔ ان کی روایت ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے ہے۔ دوسرے صالح بن حیان قرشی ہیں جن کی روایت ابو وائل سے ہے۔

۱۳۔ طلحہ بن عبد اللہ قرشی دو ہیں اور دونوں ہم عصر ہیں اور ان دونوں سے سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ ایک طلحہ بن عبد اللہ بن عوف زہری ہیں جو عبد الرحمان بن عوف کے برادر زادے ہیں اور اپنے چچا (عبد الرحمان بن عوف) سے روایت کرتے ہیں۔ دوسرے طلحہ بن عبد اللہ بن عثمان بن عبید اللہ بن معمر تیمی ہیں جو حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۴۔ طارق بن عبد الرحمان بھی دو ہیں اور دونوں ہم عصر ہیں۔ ایک طارق بن عبد الرحمان بجلی ہیں جو ابن ابی اوفی اور قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے اسماعیل بن ابی خالد اور ثوری روایت کرتے ہیں۔ دوسرے طارق بن عبد الرحمان وہ ہیں جو صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے عکرمہ بن عمار روایت کرتے ہیں۔

۱۵۔ عبد اللہ بن بشر تین ہیں اور تینوں کوفی ہیں۔ ایک ہلالی ہیں جو عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔ دوسرے خثعمی ہیں جو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کرتے ہیں۔ تیسرے کوفی اور رقہ کے قاضی ہیں جو زہری اور ابو اسحاق سبیعی سے روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۶۔ عبداللہ دو ہیں (جن کے والدوں کے نام بھی لکھنے میں یکساں معلوم ہوتے ہیں) عبداللہ بن بحیر اور عبداللہ بن بجیر۔ اوّل یمانی صنعانی ہیں جن سے ہشام بن یوسف اور عبدالرزاق روایت کرتے ہیں اور دوسرے بصری ہیں اور ان کی روایت حسن بن معاویہ بن قرّہ سے ہے اور خود ان سے عبداللہ بن مبارک روایت کرتے ہیں۔

۱۷۔ عبداللہ بن جعفر دو ہیں۔ دونوں مدینی ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں۔ دونوں کی اسنادیں ایک ہی ہیں اور ان دونوں سے روایت کرنے والے بھی تقریباً ایک جیسے ہیں۔ اوّل مخرّمی ہیں۔ جن کی حدیث صحیح (بخاری) میں موجود ہے اور دوسرے علی بن مدینی کے والد ہیں۔

حاکم کہتے ہیں، کہ: اس نوع میں ہم نے بہت کچھ بیان کر دیا ہے لیکن سب کچھ نہیں بیان کیا ہے۔ ابھی بہت کچھ باقی ہے جو ہم نے اختصار کے پیش نظر چھوڑ دیا ہے۔

Marfat.com

علم حدیث کی اڑتالیسویں قسم

اس حصے میں جن چیزوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں: آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی، سرایا، بعوث[1] اور وہ رسالت نامے ہیں جو مشرک فرمانرواؤں کے نام بھیجے گئے۔ کون سی چیز اس میں درست ہے؟ کون سی نادر ہے؟ صحابہ میں ہر ایک نے ان جنگوں میں حضورؐ کے سامنے کیا کیا جوہر شجاعت دکھلائے؟ کون ثابت قدم رہا؟ کون بھاگ نکلا؟ کس نے جنگ میں بزدلی دکھائی؟ کس نے حملہ کیا؟ کون حضورؐ کی مدد کے لیے دین پر قائم رہا اور کس نے منافقت اختیار کی؟ حضورؐ نے غنیمتیں کس طرح تقسیم کیں، کسے زیادہ اور کسے کم دیا؟ دو اور تین اشخاص میں (دشمن) مقتول کا سامان کس طرح تقسیم فرمایا؟ غلول (خورد و برد) کی کیا سزا دی وغیرہ[2]۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی واقفیت سے کوئی عالم بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا الحسن بن علی بن عفان قال ثنا عمرو بن محمد العنقزی قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق قال :...

اس سند میں ابو اسحاق کا بیان ہے کہ: میں عید کے دن زید بن ارقم کی بغل میں بیٹھا تھا۔ ان سے پوچھا کہ، آپ نے حضورؐ کی معیت میں کتنی جنگیں کی ہیں؟ بولے سترہ

---

[1] بعث اس لشکر کو کہتے ہیں جو کہیں بھیجے جائیں۔

[2] لیکن تعجب ہے حاکم اس قسم میں یہ تمام مضامین چھوڑ گئے ہیں بجز ایک دو مضمونوں کے۔

Marfat.com

جنگیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ: حضورؐ نے کتنی جنگیں لڑی ہیں؟ کہا: اُنّیس۔
حاکم کہتے ہیں کہ: زید (بن ارقم) نے ان اکثر جنگوں کا حال بتایا ہے جن میں وہ شریک رہے اور جابر بن عبداللہ بتاتے ہیں کہ: حضورؐ نے اکیس جنگیں لڑی ہیں۔

اخبرنا ابوعبداللہ محمد بن علی الصنعانی بمکۃ قال حدثنا اسحاق بن ابراھیم بن عباد قال اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن الزھری قال:۔

اس اسناد میں زہری کا بیان ہے کہ: حضورؐ نے چوبیس جنگیں کی ہیں۔
حاکم کہتے ہیں: ائمہ کی ایک جماعت نے بتایا ہے کہ معتبر ترین مغازی وہ ہیں جو موسیٰ بن عُقبہ کی تحریر میں ہیں۔ انھوں نے ابن شہاب کے واسطے سے یوں بیان کیا ہے: ص ۲۳۹

اخبرنا اسماعیل بن محمد بن الفضل بن محمد الشعرانی قال حدثنا جدی قال حدثنا ابراھیم بن المنذر قال حدثنا محمد بن فُلیح عن موسیٰ عن عقبۃ قال قال ابن شھاب:...

اس سند میں ابن شہاب کہتے ہیں کہ: حضورؐ کے ترتیب وار غزوات یوں ہیں: بدر۔[1] کُدر۔[2] (بنی سلیم کا کنواں) غطفان[3] بمقام نخل۔ قریش[4] سے اور بنی سُلیم[5] سے بمقام نجران جنگ۔ اُحد۔[6] حمراالاسد[7] (یا حمراء الاسد)۔ قریش[8] (سے جنگ) بوجہ ان کی وعدہ خلافی کے۔ بنی نضیر۔[9] نجد[10] جہاں محارب اور بنی ثعلبہ پر قابو پانا مقصود تھا۔ ذات الرقاع[11]۔ دومۃ الجندل[12]۔ خندق۔ بنی قریظہ۔[13] بنی مصطلق[14] بمقام مُریسیع۔ ذات السلاسل[15] بمقام مشرقی شام۔ فردہ۔[16] جموع[17] بجانب سرزمین بنی سلیم۔ تحسم۔[18] طرف۔[19] وادی القریٰ[20] — صحیح ترین اسانید سے یہی غزوات نبوی ثابت ہیں۔ رہے "سرایا" تو یہ بہت ہیں۔ (سرایا جمع ہے سریہ کی۔ سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں حضورؐ بذات خود شریک نہ تھے۔ مترجم)

اخبرنا محمد بن ابراھیم الھاشمی قال حدثنا الحسین محمد بن الشیبانی قال حدثنی احمد بن الحجاج قال حدثنا معاذ بن فضالۃ الیزیدی قال

Marfat.com

حدثنی ھشام عن قتادۃ انّ....

اس اسناد میں قتادہ کے بیان کے مطابق حضورؐ کے مغازی اور سرایا سب ملا کر تینتالیس بنتے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ہم نے اسی طرح یہ بیان نقل کیا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ سرایا سے قتادہ کی مراد ماسوائے غزوات ہے ــــ میں نے اپنی کتاب "اکلیل" میں نمبردار حضورؐ کے بعوث اور سرایا لکھے ہیں جن کی تعداد ستّر سے زیادہ ہوتی ہے۔ مجھے بخارا میں ایک ثقہ رفیق نے بتایا کہ: میں نے ابوعبداللہ محمد بن نصرؒ کی تحریر پڑھی ہے جس میں جنگوں کو چھوڑ کر سرایا اور بعوث کی تعداد کچھ اوپر ستّر بتائی گئی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس علم کے بارے میں جو کچھ بتا چکا ہوں اس سے زیادہ کی یہاں گنجائش نہیں۔

اب ان جنگی آداب کا ذکر سنیئے جن کی حضورؐ لشکر کے امیر کو وصیت فرماتے تھے۔

اخبرنا عبداللہ بن اسحاق بن ابراھیم البغوی ببغداد قال حدثنا محمد بن العباس الکابلی قال ثنا ابراھیم بن موسی الرازی قال حدثنا ابن ابی زائدۃ عن عمرو بن قیس عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ انّ:...

اس اسناد میں بریدہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ جب کوئی سریہ روانہ فرماتے تو پہلی وصیت یہ ہوتی کہ اپنی ذات اور تمام مسلمان ساتھیوں کے معاملات میں تقویٰ اللہ کو پیش نظر رکھیں۔ اس کے بعد فرماتے: اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو۔ اللہ کے نافرمانوں سے جنگ کرو۔ غلول (خورد برد) نہ کرو۔ عہد شکنی نہ کرو۔ مثلہ نہ کرو۔ کسی بچے اور کمزور بوڑھے کو نہ مارو۔ اپنے مشرک دشمنوں کا سامنا ہو تو انھیں تین باتوں کی دعوت دو۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی وہ قبول کرلیں تو تم بھی مان کر اپنا ہاتھ روک لو۔ پہلے تو انھیں اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ اسے مان لیں تو تم تسلیم کرلو اور ان سے اپنا ہاتھ روک لو۔ اس کے بعد کہو کہ وہ اپنے وطن سے ہجرت کرجائیں (یعنی جہاں بھیجا جائے

Marfat.com

وہاں جانے کو تیار ہو جائیں ۔ وہ اسے مان لیں تو فبہا ورنہ انھیں بتا دو کہ اس صورت میں ان کی حیثیت ان مسلمان اعراب کی سی ہوگی جن کا فے یا غنیمت میں اس وقت تک کوئی حصہ نہیں ہوتا جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ شریک جنگ نہ ہوں۔ اگر وہ یہ دونوں باتیں نہ مانیں تو ان کو ماتحت بن کر جزیہ ادا کرنے کی دعوت نہ دو اور جب تم کسی قلعے کا محاصرہ کر لو اور وہ لوگ تم سے فیصلۂ خداوندی پر لانے کی درخواست کریں تو انھیں فیصلۂ خداوندی پر نہ لاؤ کیونکہ تمھیں نہیں معلوم کہ ان کے بارے میں فیصلۂ خداوندی دراصل کیا ہے ؟ اور اگر وہ یہ خواہش کریں کہ تم انھیں اللہ کی ذمے داری دو تو انھیں اللہ کی ذمے داری نہ دو بلکہ اپنی اور اپنے آباؤ اجداد کی ذمے داری دو کیونکہ اگر تم اپنی یا اپنے آباء کی ذمے داری چھوڑنی پڑے تو یہ زیادہ سہل ہے بہ نسبت اس کے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی ذمے داری کو توڑ دو۔

Marfat.com

علمِ حدیث کی انچاسویں قسم

اس حصے میں ان مشہور و ثقہ ائمہ کا ذکر ہے جو تابعین ہیں یا تبع تابعین اور جن کی احادیث کو یاد کرنے، مذاکرہ کرنے اور برکت حاصل کرنیکی غرض سے شرق و غرب میں منضبط کیا جاتا ہے ان کی الگ الگ فہرستیں یوں ہیں :-

اہل مدینہ میں یہ لوگ ہیں : محمد بن مسلم زہری - محمد بن منکدر قرشی - محمد اور موسیٰ اور ابراہیم اولاد عقبہ بن ابی عیاش - ثور بن زید دیلی - ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رائی - سعد بن ابراہیم زہری - صفوان بن سلیم زہری - عبداللہ بن دینار عدوی - عبداللہ بن ابی بکر محمد بن عمرو بن حزم انصاری - عبیداللہ بن عمر بن حفص عمری - یحییٰ اور عبدربہ اور سعد ابنائے سعید بن قیس انصاری - عمارہ بن غزیہ انصاری - مالک بن انس اصبحی - نافع اور زید فرزندان عبدالرحمان بن ابی نعیم قاری - زید بن اسلم عدوی - عبداللہ بن فضل ہاشمی، عمر بن عبدالعزیز (اموی) ابوحازم سلمہ بن دینار زاہد - یزید بن رومان - صالح بن کیسان - ابوسہیل نافع بن مالک - ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمان بن معمر بن حزم قاضی - عبدالرحمان بن حرملہ - بکیر بن عبداللہ بن اشج مدنی - یہ مصر میں سکونت پذیر تھے پھر مدینے واپس آگئے اور وہیں وفات پائی - زید بن علی بن حسین شہید - جعفر بن محمد صادق - مسلم بن ابی مریم - صدقہ بن یسار - عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار - عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز - شبل بن علاء حرقی - خارجہ بن زید بن ثابت - اسماعیل بن حکیم - عبداللہ بن سعید بن ابی ہند - ربیعہ بن عثمان تیمی - ص ۲۴۱

اہل مکہ میں : ابراہیم بن میسرہ - اسماعیل بن امیہ - ایوب بن موسیٰ - مجاہد بن جبر - داؤد بن

Marfat.com

شابور۔ عمرو بن دینار۔ زیاد بن سعد۔ عبدالملک بن جریج۔ عبداللہ بن کثیر قاری یعقوب بن عطاء بن ابی رباح۔ قیس بن سعد۔ حمید بن قیس اعرج۔ شبل بن عباد۔ عبداللہ بن ابی نجیح۔ عبداللہ بن عثمان بن خثیم۔ عبدالوہاب بن بخت۔ عثمان بن اسود۔ علی بن صالح مکی۔ عبداللہ بن عطاء۔ فضیل بن عیاض۔ خلاد بن عطاء بن ابی رباح۔

اہل مصر میں :۔ عمرو بن حارث۔ خیر بن نعیم حضرمی۔ یزید بن ابی حبیب۔ عیاش بن عباس قتبانی۔ عبیداللہ بن ابی جعفر۔ عبداللہ بن سلیمان طویل۔ کثیر بن فرقد۔ عبدالرحمان بن خالد بن مسافر جن کی حدیث صحیحین میں موجود ہے اور یہ امیر مصر بھی تھے۔ زہرہ بن معبد بن عبداللہ بن ہشام بن زہرہ قرشی۔ عبدالرحمان بن شریح غافقی۔ حیوہ بن شریح تجیبی۔ عبداللہ بن عیاش قتبانی۔ طلحہ بن عبدالملک ایلی۔ رزین بن حکیم ایلی۔

اہل شام میں :۔ ابراہیم بن ابی عبلہ مقبلی۔ عبدالرحمان بن عمرو اوزاعی۔ شعیب بن ابی حمزہ حمصی۔ محمد بن ولید زبیدی۔ ضمضم بن زرعہ۔ رجاء بن حیوہ کندی۔ عبداللہ بن بسر مازنی۔ یونس بن میسرہ بن حلبس کنانی۔ عبادہ بن نسی کندی۔ بحیر بن سعد کلاعی۔ زید بن واقد دمشقی۔ عاصم بن رجاء بن حیوہ کندی۔ وضین بن عطاء۔ نعمان بن منذر دمشقی۔ عبداللہ بن شوذب میسرہ بن معبد لخمی۔ عبدالعزیز بن عبیداللہ بن حمزہ بن صہیب۔ ابوبکر بن ابی مریم غسانی۔ ابن ثابت جس کا نام عبداللہ بن عبداللہ کلاعی۔ یزید بن ابی مریم۔ ابوبکر بن ابی مریم غسانی۔ ابن ثابت جس کا نام عبداللہ بتایا جاتا ہے۔ علاء بن حارث۔ مکحول فقیہہ۔ ہشام بن الغاز بن ربیعہ جرشی۔ ابوعبید حذاء بن غیلان۔ حجوہ بن مدرک غسانی۔ عبدالرحمان بن یزید بن جابر۔ یزید بن یزید بن جابر۔ ابراہیم بن مرہ۔ ارطاۃ بن منذر سکونی۔ عبداللہ بن علاء بن زبر۔ بشر بن علاء بن زبر۔ محمد بن زیاد ہانی۔ یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی۔ یحییٰ بن حارث ذماری۔ رجاء بن ابی سلیمان۔ عزیز بن عثمان رحبی۔ ثابت بن ثوبان دمشقی۔ عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان۔ سعید بن عبدالعزیز تنوخی۔ بحر بن سنان دمشقی۔ ثور بن یزید کلاعی۔ عروہ بن رویم لخمی۔ یحییٰ بن یحییٰ غسانی۔ شرحبیل بن مسلم خولانی۔ انھیں احمد بن حنبل شامی ثقات میں بتاتے ہیں۔ عبدالرحمان بن مرہ حبشی۔ سعید بن بشیر دمشقی۔ نمیر بن یزید تنوخی۔ ان کی حدیث بہت ہی کم ہے۔ عمرو بن قیس کندی۔

Marfat.com

نصر بن علقمہ۔ ابو شیبہ یحییٰ بن عبدالرحمان۔ عمر بن یزید نصری۔ اسماعیل بن عبیداللہ بن ابی مہاجر۔ بلال بن سعد۔ سلمہ بن عیار فزاری۔ اُم درداء انصاریہ۔ جنادہ بن ابی اُمیہ۔ ارطاۃ بن منذر۔

اہل یمن میں :۔ مجر بن قیس مدری۔ ضحاک بن فیروز دیلمی۔ ابوالاشعث شرحبیل بن کُلیب بن آدہ صنعانی۔ مطعم بن مقدام صنعانی۔ راشد بن داؤد صنعانی۔ حنش بن عبداللہ صنعانی۔ عمر بن حبیب صنعانی۔ شہاب بن عبداللہ خولانی۔ ایمن بن نابل۔ یہ یمانی ہیں جو مکے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ وہب، ہمام۔ معقل اور عمر۔ ابنائے منبہ۔ یہ سب ثقات ہیں۔ ان میں معقل سے بہت کم روائتیں ہیں۔ سماک بن فضل خولانی۔ مغیرہ بن حکیم صنعانی۔ عمرو بن مسلم جندی۔ حکم بن ابان عدنی۔ نضر بن کثیر عدنی۔ عبداللہ بن طاؤس جن سے بہت کم روائتیں ہیں۔ ہمام بن نافع صنعانی۔ عُریف بن ابراہیم صنعانی۔ یہ بھی قلیل الروایہ ہیں۔ طاؤس بن کیسان۔ عبداللہ بن طاؤس۔ محمد بن عبداللہ بن طاؤس۔ طاؤس بن عبداللہ بن طاؤس۔ سماک بن ولید حبیشانی۔

اہل یمامہ میں :۔ ضمضم بن جوس یمامی۔ ہلال بن سراج حنفی۔ عبداللہ بن بدر یمامی۔ ابوکثیر یزید بن عبدالرحمان سحیمی۔ یحییٰ بن کثیر۔ عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر۔

اہل کوفہ میں :۔ ربیع بن خثیم عابد۔ صعصعہ بن صوحان عبدی۔ کمیل بن زیاد نخعی۔ عامر بن شراحیل شعبی۔ سعید بن جبیر اسدی۔ ابراہیم نخعی۔ ابواسحاق سبیعی۔ عبدالملک بن عمیر لخمی۔ محارب بن دثار ذہلی۔ آدم بن علی شیبانی۔ برہ بن عبدالرحمان سُلمی۔ عدی بن ثابت انصاری۔ مسلم بن ابی عمران بطین۔ علی بن اقمر اور ان کے بھائی کلثوم بن اقمر جو بہت ہی قلیل الحدیث ہیں۔ واصل حیان احدب۔ عبدالملک بن میسرہ ہلالی زرّاد۔ طلحہ بن مصرف یامی۔ نہیک بن حارث یامی۔ سلمہ بن کہیل۔ عمرو بن مُرّہ بن صیاح نجمی۔ حبیب بن ثابت اسدی۔ ابوحصین عثمان بن عاصم ثقفی۔ ابوعون محمد بن عبیداللہ ثقفی۔ عون بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود۔ معن بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن مسعود۔ عبدالعزیز بن رُفیع اسدی۔ عبدالملک بن سعید بن جُبیر۔ محمد بن قیس ہمدانی۔ ابوفروہ مسلم بن سالم جہنی۔ ابوفروہ عروہ بن حارث ہمدانی۔ سعید بن ابی بُردہ

صفحہ ۲۴۳

Marfat.com

بن ابی موسیٰ اشعری۔ ابوصخرہ جامع بن شداد محاربی۔ عیاش بن عمرو عائذی۔ رُکین بن ربیع بن عمیلہ فزاری۔ ہلال بن حمید وزان۔ موسیٰ بن ابی عائشہ ہمدانی۔ بیان بن بشر احمسی۔ اسماعیل بن رجاء زبیدی۔ اسماعیل بن عبدالرحمان سدی۔ علی بن مدرک نخعی۔ قیس بن وہب ہمدانی۔ زبیر بن عدی یامی۔ سعید بن مسروق ثوری۔ جامع بن ابی راشد اور ان کے بھائی ربیع بن ابی راشد۔ حکم بن عتیبہ کندی۔ حماد بن ابی سلیمان جو ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری کے مولا ہیں۔ فضیل بن عمرو فقیمی اور ان کے بھائی حسن بن عمرو فقیمی۔ حارث بن یزید عکلی۔ عبد بن ابی لبابہ قرشی جو قریشیوں کے مولا تھے۔ سعید بن عمرو بن اشوع ہمدانی۔ منصور بن معتمر سلمی۔ ابومعشر زیاد بن کلیب تیمی۔ ابراہیم بن مہاجر بجلی۔ علقمہ بن مرثد حضرمی۔ ابومالک سعد بن طارق اشجعی۔ مغیرہ بن مقسم ضبی۔ عمار بن معاویہ دہنی۔ قابوس بن ابی ظبیان جنبی۔ ابوسنان ضرار بن مرہ شیبانی۔ حبیب بن ابی عمرہ ازدی۔ ربیع بن ہیثم اسدی سلیمان بن مہران کاہلی۔ اعمش اسدی۔ اسماعیل بن ابی خالد بجلی۔ ابواسحاق شیبانی سلیمان بن فیروز۔ مطرف بن طریف حارثی۔ اسماعیل بن سمیع حنفی۔ خالد بن سلمہ بن عاص مخزومی۔ یہی نافع ہیں۔ باردن بن عنترہ شیبانی، حسن بن عبیداللہ نخعی۔ ہیثم بن حبیب صیرفی۔ ابوسعد سعید بن مرزبان بقال۔ محمد بن سالم ابوسالم عبسی۔ ابوحیان یحییٰ بن سعید تیمی۔ موسیٰ بن عبداللہ جہنی۔ عبداللہ بن شبرمہ ضبی۔ غیلان بن جامع محاربی۔ مخول بن راشد نہدی۔ عبیدہ بن معتب ضبی۔ زکریا بن ابی زائدہ ہمدانی۔ حسن بن حر نخعی۔ صلت بن بہرام ہلالی۔ بکیر بن عامر بجلی۔ محمد بن قیس اسدی۔ عمر بن قیس بن عبداللہ ہمدانی۔ عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت اسدی۔ قاسم بن ولید ہمدانی۔ ابان بن ثعلب ربعی۔ مسعر بن کدام ہلالی۔ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تیمی۔ مالک بن مغول بجلی۔ ابوالعمیس عتبہ بن عبداللہ مسعودی۔ عبدالجبار بن عباس شیبانی۔ عبدالرحمان بن زبید یامی۔ سفیان بن سعید ثوری اور ان کے بھائی عمر بن سعید ثوری۔ محمد بن سوقہ بجلی۔ زیاد بن سوقہ۔ عبداللہ بن سوقہ۔ عبدالرحمان بن سوقہ اور سعید بن سوقہ۔ یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق سبیعی۔ علی بن صالح بن حی حسن بن صالح بن حی کامل بن علاء تیمی۔ قاسم بن معن بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن مسعود۔ سعید بن تمیم تیمی۔ عباس بن ذریح ہمدانی۔ عیسیٰ بن عمر نحوی۔ فرات بن ابی عبدالرحمن قزاز۔ فراس بن یحییٰ

خارفی۔ کثیر بن قارو ندا۔ ابو اسماعیل نہدی۔ موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر لخمی۔ ابو الہلاد یحییٰ بن ابی
سُلیم۔ عبدالملک بن سعید بن اُبجر ہمدانی۔ حصین بن عبدالرحمان سُلمی۔ عبدالملک بن اُعین
ص۲۴۶ بجلی۔ عبدالرحمان بن اصبہانی۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی۔ ربیع بن رُکین بن ربیع فزاری۔
رُقبہ بن مصقلہ عبدی۔ عمرو بن قیس ملائی وائل بن داؤد اور ان کے فرزند بکر بن وائل۔
یزید بن کیسان۔ علاء بن مسیب بن رافع۔ عبداللہ بن ابی سَفَر ہمدانی۔ عمر بن ابی زائدہ،
اور ان کے بھائی زکریا۔ مطیع بن عبداللہ غزّال۔ عبداللہ بن حارث بن اخت الشعبی۔ ان
سے صرف دو حدیثیں ہیں۔ سلیم مولائے شعبی سَمُرہ بن مسلم بطین۔ فضل بن یزید ثمالی۔ مزاحم
بن زُفر۔ بختری بن مختار جن سے وکیع وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ صلت[1] بن بہرام۔ عبداللہ
بن عیسیٰ بن عبدالرحمان بن ابی لیلی۔ ادریس بن یزید اودی۔ حسن بن سالم بن ابی الجعد۔
بسّام بن عبدالرحمان صیرفی۔ مُسادر وراق۔ صَدَقہ بن ابی عمران۔ نصیر بن ابی الاشعث
کناسی۔ ابراہیم بن حرب جو سماک کے بھائی ہیں اور ان کی سند سے صرف تین حدیثیں
مروی ہیں۔ سعید بن سماک بن حرب۔ عُروہ بن عبداللہ قشیری۔ عیسیٰ بن قرطاس جن سے
کوئی دس روائتیں ہیں۔ یوسف بن میمون صبّاغ۔ زید بن عطاء بن سائب۔ اسحاق بن ابی
اسحاق شیبانی۔ سلیمان بن قرم۔ عبداللہ بن عمرو بن مرّہ۔ عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت۔
عبداللہ بن مسلم ملائی۔ وثار بن محارب بن وثار جن سے صرف ایک حدیث مروی ہے
محمد بن علی سلمی۔ جابر بن حُر۔ جابر بن یحییٰ حضرمی۔ عبدالمومن بن قاسم انصاری۔ نضر بن عبدالرحمان
خزّاز۔ حمزہ بن حبیب زیات۔ حبیب بن حبیب اور ان کے بھائی حمزہ۔ ابیض بن اہبان
قرشی مفضل بن مہلہل اور ان کے بھائی فضل بن مہلہل۔ داؤد بن نصیر طائی۔ زفر بن ہذیل سعد کاتب جو شعبی سے روایت
کرتے ہیں اور سب سے زیادہ قلیل الحدیث ہیں۔ ابو حماد مفضل بن صدقہ حنفی۔
عباس بن عَوسجہ۔ عمرو بن منصور مشرقی۔ عمران بن مسلم قبّی۔ ابو ایوب عبداللہ بن علی افرلقی۔
محمد بن سماک واعظ۔ زیاد بن زیاد بن خَیثمہ۔ بدر بن عثمان۔ یحییٰ بن ایوب بجلی۔ جریر بن ایوب

---

[1] یہ نام مکرر آگیا ہے۔

بجلی۔ اسماعیل بن سمیع حنفی۔ ابیض بن اعز مزنی۔ آدم بن عیینہ۔ محمد بن عیینہ حبیب بن حسان بن ابی اشرس۔ صباح بن یحییٰ مزنی۔ طعمہ بن غیلان۔ عبداللہ بن مسعر بن کدام۔ عبداللہ بن مختار۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بصری ہیں جو بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ عافیہ بن یزید قاضی۔ یہ اپنے آخری ایام میں مقیم مصر ہو گئے تھے۔ زکریا بن خالد بدی۔ فضیل بن غزوان ضبی۔ محمد بن جحادہ ایادی۔ ہارون بن سعد عجلی۔ عمرو بن مرہ۔ عبداللہ بن سعید بن جبیر۔ عبدالملک بن سعید بن جبیر۔ علقمہ بن مرثد حضرمی۔

اہل جزیرہ میں: میمون بن مہران۔ عمرو بن میمون بن مہران۔ کثیر بن مرہ حضرمی۔ عبداللہ بن بسر جہانی۔ خالد بن معدان عابد۔ ابوزاہریہ۔ حدیر بن کریب۔ ثور بن یزید ابوخالد رحبی۔ رحبی کا انتساب حمص کے رحبۂ جزری سے ہے۔ یہ رحبہ شامی نہیں۔ خصیف بن عبدالرحمان جزری۔ خصاف بن عبدالرحمان جو بہت قلیل الحدیث ہیں۔ خالد بن عجلان افطس۔ علی بن بزیمہ حرانی۔ عریف بن درہم۔ مصاد بن عقبہ۔ امی بن عبدالرحمان صیرفی۔ داؤد بن علبی نخعی کوفی جو جزیرہ میں آباد ہو گئے۔ زہیر۔ حدیج۔ رحیل ابنائے معاویہ۔ یہ سب کوفی ہیں جو جزیرہ میں آباد ہو گئے۔ سابق بن عبداللہ بربری رقی۔ ساعد بن مسلم۔ عبداللہ بن مالک جزری۔ عمرو بن سلیمان قبی۔ معقل بن عبداللہ جزری۔ ورقہ بن عمر یشکری کوفی جو جزیرہ میں آباد ہو گئے تھے، وہیں اپنی روایت بیان کی۔ زید بن قیس۔ زید بن ابی انیسہ۔ جعفر بن برقان۔ نصر بن عربی۔ غالب بن عبیداللہ جزری۔

اہل بصرہ میں: ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی۔ اشعث بن عبدالملک حمرانی۔ معاویہ بن قرہ مزنی۔ ایاس بن معاویہ بن قرہ۔ بکر بن عبداللہ مزنی۔ بہز بن حکیم قشیری۔ توبہ بن عبدالرحمان عنبری۔ ثمامہ بن عبداللہ بن انس۔ جعفر بن وحشیہ ابوبشر۔ جعفر بن حبان عطاردی۔ حبیب بن شہید۔ یونس بن عبید۔ خالد بن مہران حذاء۔ سلیمان بن طرخان تیمی۔ عبداللہ بن عون۔ یحییٰ بن عتیق۔ داؤد بن ابی ہند۔ راشد بن نجیح حمانی۔ ابوعمرو۔ ابان بن علاء بن عمار بن عریان بن عبداللہ بن حصین بن حارث بن ولہم اور ان کے دو بھائی ابوسفیان و معاذ۔ یہ سب خزامہ بن مازن کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ واصل بن عبدالرحمان ابوحر۔ رقاشی اور ان کے بھائی سعید بن عبدالرحمان رقاشی۔ سلمہ بن علقمہ۔ سالم بن رزین۔ سلیم بن حیان۔ سعید بن ابی صدقہ۔ سہل بن مسلم سراج۔ سرار

Marfat.com

بن مجشر۔ سوار بن عبد اللہ عنبری کبیر۔ سری بن یحییٰ۔ شعبہ بن حجاج شعیب بن حبحاب شبیل بن عزرہ۔ عبد اللہ بن بکر مزنی۔ عبد الرحمان سراج۔ عمارہ بن ابی حفصہ۔ عمران بن حدیر۔ عمران بن مسلم قصیر۔ علی بن حکم بنانی۔ عاصم بن سلیمان احول۔ عقبہ بن خالد شنی۔ فرقد سبخی۔ قرہ بن خالد سدوسی۔ محمد بن زیاد قرشی۔ محمد بن واسع۔ محمد بن عمرو ابو سہل انصاری۔ محمد بن زبیر حنظلی۔ محمد بن بشر بن بشیر اسلمی۔ منصور بن زاذان۔ مالک بن دینار۔ مطر بن طہمان ورآق۔ معاویہ بن عبد الکریم ضال۔ میمون بن موسیٰ عرزمی۔ عبید اللہ بن حسن عنبری۔ ہارون بن سلب اسیدی۔ ہارون بن موسیٰ اعور۔ ہشام بن حسان۔ ہلال بن حق۔ یزید بن ابراہیم تستری۔ قتادہ بن دعامہ سدوسی۔ حمید بن ہلال عبدی۔ ابو خلدہ۔ خالد بن دینار ہیلی۔ اسود بن شیبان۔ ابو عامر صالح بن رستم خزاز۔ میمون بن سیاہ۔ روح بن قاسم۔ زکریا بن حکیم حبطی۔ سالم بن ابی ذیال۔

اہل واسط میں :۔ ابو ہاشم یحییٰ بن دینار رمانی۔ خلف بن خوشب۔ عوام بن حوشب۔ طلاب بن حوشب۔ یوسف بن حوشب۔ ابو خالد یزید بن عبد الرحمان والانی۔ سفیان بن حسین۔ اصبغ بن زید ورآق۔ یہ مصاحف لکھا کرتے تھے۔ اسماعیل بن سالم۔ ۲۴۹

اہل خراسان میں :۔ محمد بن زیاد قاضی مرو جو سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ عثمان بن ابی رواد عتکی جن کو زہری وغیرہ سے سماع حاصل ہے اور ان سے بہت کم روایت ہے۔ عزرہ بن ثابت انصاری اور ان کے دو بھائی محمد بن ثابت انصاری اور علی بن ثابت انصاری۔ یزید بن عمر نحوی۔ عمر کی کنیت ابو سعید ہے۔ ابو منیب عتکی۔ ابو حریز عبد اللہ بن حسین قاضی سجستان۔ ابراہیم بن طہمان فقیہ عابد۔ ان کا گھر اور خاندان نیساپور میں ہے۔ یحییٰ بن صبیح مقری۔ ان کا گھر اور خاندان بھی نیساپور میں ہے۔ حسین بن واقد مروزی۔ یعقوب بن قعقاع مروزی۔ ابو حمزہ محمد بن میمون مروزی۔ عبدہ بن ابی برزہ سجستانی۔ عبد کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔

عبد العزیز بن ابی رواد۔ عبد المومن بن خالد حنفی۔ علبا بن احمر یشکری۔ مغیرہ بن مسلم سراج۔ ابراہیم بن میمون صائغ۔ ابو جعفر عیسیٰ بن ماہان رازی۔ ابراہیم بن ادہم زاہد۔ یہ بلخی ہیں۔ سعدان بن سعید خلی۔ شقیق بن ابراہیم زاہد۔ فضل بن عطیہ بخاری جو ثقہ و مامون

ہیں اوران سے ثوری وہشیم روایت کرتے ہیں۔میں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب کو انھوں نے عباس بن محمد دوری کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے سنا ہے کہ: محمد بن فضل خراسانی ضعیف اوران کے والد ثقہ ہیں جو اپنے والد سفیان بن عیینہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔ بشیر کو سج نیساپوری جن کو مروزی بھی بتایا جاتا ہے۔انھیں حسن سے سماع حاصل ہے۔ محمد بن سیرین۔عبداللہ بن کیسان۔ ابومجاہد۔عیسیٰ بن عبید کندی۔عبدالرحمان بن مسلم ابومسلم صاحب الدولہ۔ ابوغانم یونس بن نافع قاضی۔محرز بن وضاح۔قتیبہ بن مسلم امیر۔عیسیٰ بن عفار عوذی نصر بن سیار امیر۔نضر بن محمد شیبانی۔معاذ بن حرملہ۔حکیم بن زید۔ نمیر بن جنادہ مروزی۔خلید بن حسان بخاری۔اسحاق بن وہب بخاری۔یہ تابعی ہیں۔کرز بن وبرہ جرجانی۔

علمِ حدیث کی پچاسویں قسم

۲۵۰

اس حصے میں ان ابواب کو یکجا کیا گیا ہے جن کو محدثین تلاش کی آسانی اور مذاکرے کے لیے جمع کرتے ہیں۔ ہم سے حافظ محمد بن یعقوب بن اسماعیل نے اور ان سے محمد بن اسحاق نے اور ان سے محمد بن سہل بن عسکر نے بیان کیا کہ: ایک روز مامون (الرشید) دربارِ عام میں بیٹھے تھے اور ہم لوگ بھی ان کے سامنے بیٹھے تھے کہ ایک مسافر جس کے ہاتھ میں دوات تھی آگے بڑھا اور کہا: اے امیر المومنین! میں صاحب حدیث (محدث) ہوں جو زادِ راہ سے محروم ہو گیا ہے۔ مامون الرشید نے پوچھا کہ: فلاں باب کی سندِ حدیث میں تمھیں کیا یاد ہے؟ وہ مسافر کچھ نہ بتا سکا۔ اس کے بعد مامون نے مسلسل بتانا شروع کیا کہ: ہم سے ہشیم نے، حجاج بن محمد نے اور فلاں نے بیان کیا اور (پوری سندیں بیان کر کے) مضمون حدیث بیان کر دیا۔ پھر مامون نے اس سے دوسرے مضمون کے بارے میں سوال کیا اور مسافر اس کے متعلق بھی کچھ نہ بتا سکا اور مامون نے اس کی سند اور مضمون بھی بیان کر دیا۔ اس کے بعد اپنے رفقاء کی طرف متوجہ ہو کر کہا: بعض لوگ صرف تین دن حدیث پڑھ کر دعویٰ کر بیٹھتے ہیں کہ میں محدث ہوں۔ جاؤ اسے تین درہم دے دو۔"

حاکم کہتے ہیں کہ: ہمیں ائمہ حدیث کے ایک گروہ کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ ہر محدث دو ابواب سے آغاز کرے۔ ایک تو ہے۔ الاعمال بالنیات (اعمال کا نتیجہ نیتوں سے وابستہ ہے) دوسرے نضّر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاھا (اللہ اس شخص کو شگفتہ رکھے۔ .. .. جو میرے قول کو سن کر یاد رکھے۔) ہم انشاء اللہ ان دو ابواب کے علاوہ ان ابواب کو یکجا کریں گے جن میں سے

Marfat.com

بعض کے متعلق ائمہ حدیث سے میرا مذاکرہ بھی ہو چکا ہے۔ ان ابواب میں ان روایتوں کے اشارے ہیں جو کتاب الایمان میں درج کئے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود نے حضورؐ سے جو سوال کیا تھا کہ: سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ اس کو بھی اسی میں داخل سمجھنا چاہیئے۔ اب وہ احادیث سنیئے (اس میں ہر جگہ مکمل حدیثیں نہیں زیادہ تر صرف ابتدائی ٹکڑا ہے یا صرف اشارہ یا فقط باب۔ مترجم):-

۱۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (۲) شاذان عن البراءؓ کی روایت عذاب قبر کے بارے میں جس کا آغاز یوں ہوتا ہے کہ ہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صادق و مصدوق ہیں بیان فرمایا۔ (۳) ندامت توبہ ہے۔ (۴) زانی جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا..... الخ (۵) اللہ تعالےٰ ہر شب آسمان سے دنیا پر اُترتا ہے..... الخ (۶) اللہ کے ننانوے نام ہیں..... الخ (۷) حدیث جریر کہ: میں نے حضورؐ کی بیعت کی..... الخ (۸) دین خیر خواہی کا نام ہے (۹) جو بازار کے اندر جائے اور لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہے..... الخ (۱۰) جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ (۱۱) مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا (۱۲) کسی کا حسن اسلام یہ ہے کہ..... الخ (۱۳) روحوں کی مختلف ٹولیاں ہوتی ہیں (۱۴) حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے..... الخ (۱۵) حدیث عمرو بن حمقؓ کہ: جو کسی کی طرف سے اپنی جان کے بارے میں مطمئن ہو..... الخ (۱۶) حدیث معراج (۱۷) عنقریب فلاں فلاں واقعے پیش آئیں گے..... الخ (۱۸) قصۂ خوارج (۱۹) آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو..... الخ (۲۰) رویت باری کی روایات (۲۱) قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔ (۲۲) میری اُمت کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر یکجا نہیں کرے گا۔

جو احادیث کتاب الطہارت میں درج ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) طہارت کے بغیر اللہ تعالےٰ کسی نماز کو قبول نہیں کرتا (۲) موزوں پر مسح (۳) جو اپنے ذکر کو چھوئے وہ وضو کرلے۔ (۴) وہ حدیث جس میں ابو عمر نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ: کیا کوئی شخص بحالت جنابت سو سکتا ہے؟..... الخ (۵) دونوں کان سر ہی کا حصہ ہوتے

Marfat.com

ہیں (لہٰذا ان پر بھی مسح کرنا چاہیئے) (۶) جمعے کے دن غسل (۷) اگر برتن میں کتا منہ ڈال دے الخ۔

کتاب الصلوٰۃ میں جو احادیث ہوتی ہیں وہ یہ ہیں :۔

(۱) رفع یدین (۲) سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی (۳) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو بالجہر ادا کرنا (۴) اقامت میں افراد یعنی اللہ اکبر کو دو بار اور باقی کلمات کو ایک ایک بار کہنا (۵) قبر پر نماز (۶) نماز کو اول وقت اور دورانِ وقت ادا کرنا (۷) جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے اسے کوئی خشیت نہیں ہوتی..... الخ (۸) جب کوئی جمعے کی نماز ادا کرے ..... الخ (۹) سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے زیر سایہ لے لے گا..... الخ (۱۰) وتر کی احادیث (۱۱) جب کوئی مسجد کے اندر داخل ہو..... الخ (۱۲) رات کی نماز (نفل) دو دو رکعت ہے (۱۳) جب (فرض) نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز (نفل) نہیں (۱۴) مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء (زمین سے لگا کر) سجدہ کروں (۱۵) عیدین میں تکبیریں (۱۶) جن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (۱۷) ابو اسحاق کی حدیث (۱۸) کیا فلاں نے مشاہدہ کیا ہے؟ (۱۹) قوم کی امامت وہ کرے جو کتاب اللہ کا علم زیادہ رکھتا ہو (۲۰) بیٹھ کر نماز ادا کرنا (۲۱) میرے خلیلؐ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے..... الخ (۲۲) تشہد کے طریقے (۲۳) جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو۔

دوسری تمام کتابوں کے متفرق مضامین :۔

(۱) نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں۔ (۲) ابو موسیٰ کے باغ میں جانے کی روایت کے مختلف طرق یعنی اسانید (۳) واقعۂ اِفک کے مختلف طرق (۴) خیر کو تلاش کرو..... الخ ص۲۵۲
(۵) دن اور رات نہیں گزرتے..... الخ (۶) غار ثور کا واقعہ (۷) میں جس کا مولا ہوں..... الخ (۸) ان دو کی اقتدا کرو جو میرے بعد ہوں گے..... الخ (۹) عطیہ قرظی کی حدیث (۱۰) عنبر کا واقعہ (۱۱) چاند دیکھ کر روزہ رکھو..... الخ (۱۲) جو اہل علم کا مقابلہ کرنے کے لیے علم حاصل کرے..... الخ (۱۳) اشعری نے حضرت عمر سے اندر آنے کی اجازت چاہی (۱۴) لوگوں میں (پیغمبروں کی) جو باتیں رہ گئی ہیں..... الخ (۱۵) (حضورؐ نے) بہائم کو خصی کرنے سے روکا ہے (۱۶) (حضورؐ نے) کسی کھانے کی عیب جوئی نہیں کی (۱۷) ایک شخص کو بچھو نے کاٹا..... الخ ایک گواہ اور قسم پر

فیصلہ (۱۹) اُمّ زرع کا قصہ (۲۰) کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے نہ کیا جائے۔ (۲۱) جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے وہ سب سے افضل ہے۔ (۲۲) بلند درجات والے لوگ ..... الخ (۲۳) میں نے اور حفصہؓ نے صبح روزہ رکھا..... الخ (۲۴) پچنا لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے (۲۵) اسامہ بن شریک کی حدیث (۲۶) گاؤں کے لوگ حضورؐ کے پاس آئے..... الخ (۲۷) اس امت کا بہترین فرد..... الخ (۲۸) میں کل یہ جھنڈا اسے دوں گا..... الخ (۲۹) مُخَدِّج کا واقعہ (۳۰) جو علم کو چھپائے..... الخ (۳۱) عہدۂ امارت کی طلب نہ کرو..... الخ (۳۲) علم اٹھا لیا گیا..... الخ (۳۳) ولی کے بغیر نکاح نہیں (۳۴) ابوالعشراء دارمی کی مسند کہ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے..... الخ (۳۵) براء کی حدیث کہ میں نے اپنا نفس (دل وجان) آپ کے سپرد کر دیا..... الخ (۳۶) پرندے کا واقعہ (۳۷) رمضان کا روزہ توڑنے والے کا واقعہ (۳۸) تم (اے علی) میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ تھے (۳۹) ابوبکرؓ اور عمرؓ جنت کے تمام ادھیڑوں کے سردار ہیں (۴۰) عشرے میں کون دن ایسا نہیں ہوتا..... الخ (۴۱) جو بازار میں داخل ہو..... الخ (۴۲) طلب علم ایک فریضہ ہے..... الخ (۴۳) سفر تو عذاب کا ایک حصہ ہے (۴۴) حسن بن صعصہ کی روایت کے طرق (۴۵) میں ابوذر کے پاس آیا۔ الخ (۴۶) دیکھو عورتوں کے مہر میں غلو نہ کرو (۴۷) عمریٰ[1] وارث کے لیے (۴۸) دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتا (۴۹) جب حضورؐ کوئی سریہ روانہ فرماتے..... الخ (۵۰) حضورؐ کی خدمت کو خوش آمدید کہنا (۵۱) جب وسط شعبان ہوتا ہے..... الخ (۵۲) جو میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے..... الخ (۵۳) اے اللہ میری اُمت کو تڑکے اُٹھنے کی برکت سے مالا مال فرما۔ (۵۴) جب کسی قوم کا محترم آئے..... الخ (۵۵) عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا (۵۶) بچۂ شکم کی زکات (حلال کرنا)۔ (۵۷) جابیہ میں حضرت عمرؓ کا خطبہ (۵۸) بدترین شخص وہ ہے جس کی زبان سے لوگ خوف کھائیں (۵۹) دو عبث کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی گئی (۶۰) غیلان بن سلمہ کی حدیث (۶۱) شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

---

[1] کسی کو عمر بھر کے لیے مکان وغیرہ صرف استعمال کے لیے دینا عمریٰ کہلاتا ہے۔

(۶۴) ناغہ کر کر کے ملو تو محبت میں اضافہ ہوگا (۶۴) جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اس کا جھوٹ جھوٹ نہیں (۶۵) حدیث جساسہ کے طرق (۶۶) ہم پہلے نماز (عید الاضحیٰ) ادا کرتے ہیں اس کے بعد قربانی کرتے ہیں (۶۷) جو رمضان کے روزوں کے بعد (شوال کے) چھ روزے بھی رکھ لے ..... الخ (۶۸) جب عشرہ (ذی الحجہ کا) آجائے اور کوئی قربانی کا ارادہ کرے۔ الخ (۶۹) عروہ بن مضرس کی حدیث کہ میں بنی طے کے پہاڑوں سے آیا ..... الخ (۷۰) بیوہ اپنے فیصلے کی زیادہ حقدار ہے (۷۱) جو میری اُمت میں چالیس حدیثیں محفوظ (یاد) کر لے .... الخ (۷۲) سانپ[1] کی چھتری بھی ایک نعمت ہے (۷۳) حضورؐ کی خوش دلی (۷۴) سرکہ بڑا اچھا سالن ہے (۷۵) گھوڑے کی پیشانی سے خیر وابستہ ہے (۷۶) حضرت علیؓ کی حدیث کہ مجھے حضورؐ نے چار چیزوں سے روکا ہے ..... الخ (۷۷) عمریٰ کا راستہ میزان کا راستہ ہے (۷۸) جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے (۷۹) ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے (۸۰) بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے (۸۱) عُرَنیین کا واقعہ (۸۲) میری قبر اور میرے منبر کے درمیان (جنت کی) ایک کیاری ہے (۸۳) میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا ..... الخ (۸۴) میمونہ بنت حارث کی شادی کے بارے میں روایات کا اختلاف (۸۵) سحری کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے (۸۶) عقرب گزیدہ کی حدیث (۸۷) نشہ فی نفسہ حرام ہے۔ (۸۸) جو اپنے غلام کا کوئی حصہ آزاد کر دے ..... الخ (۸۹) شفعہ وہاں ہوتا ہے جہاں تقسیم عمل میں نہ آئی ہو (۹۰) کعبے کے گرد طواف کرنا بھی نماز ہی ہے (۹۱) رہن کی وجہ سے دروازہ بند نہ کیا جائے ؟ (۹۲) حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز (۹۳) انسانوں کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹوں میں ..... الخ (۹۴) میرے بعد تم لوگ کفر کی طرف لوٹ نہ جانا۔ الخ (۹۵) تمہاری جانیں اور تمہاری اولاد تمہارے لیے اسی طرح واجب الاحترام ..... الخ (۹۶) محمد بن منکدر عن جابر کی حدیث کہ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس گیا ..... الخ اور اس کے طرق (۹۷) نافع عن ابن عمر کی حدیث کے طرق (۹۸) جب اللہ تعالےٰ .. .. .. کسی

---

[1] یہ ایک خودرَو پودا ہے جو دواؤں میں کام آتا ہے اور بعض لوگ اسے پکا کر کھاتے بھی ہیں۔

Marfat.com

سرزمین میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتا ہے..... الخ (۹۹) اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصتوں (رعایتوں) کو قبول کر لیا جائے۔ (۱۰۰) حدیث مغفرت، (۱۰۱) جنازے کے آگے چلنا (۱۰۲) جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھے..... الخ (۱۰۳) نماز مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) (۱۰۴) ذوالنون (حضرت یونسؑ) کی دعا (۱۰۵) سب سے زیادہ آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے (۱۰۶) ہر دو اذانوں کے درمیان نماز (نفل) ہے (۱۰۷) اذان اور اقامت کے درمیان دعا (۱۰۸) جو شب کو سو جائے۔ اور اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکنائی لگی ہو..... الخ (۱۰۹) جو کسی مجلس میں شریک ہوا اور وہاں اس نے شور زیادہ کیا ہو (۱۱۰) یہ تمام دروازے بند کر دو بجز ابوبکر کے دروازے کے۔ (۱۱۱) میری اُمت پر سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں (۱۱۲) میرے دل پر غبار صاف فکر یا غم کا آجاتا ہے..... الخ (۱۱۳) شہیدوں کے سردار (حمزہ)..... الخ (۱۱۴) عبداللہ بن بُرَیدہ کی حدیث کہ ہم سے براءؓ نے جو دروغ گو نہیں ہیں۔ بیان کیا کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی پھیلی..... الخ (۱۱۵) مومن تو شریف سخی ہوتا ہے (۱۱۶) پہلے پہل (حضورؐ نے) نفل و غنیمت میں چوتھائی لگایا تھا..... الخ (۱۱۷) شفاعت کی حدیثیں۔ ص ۲۵۴

Marfat.com

علمِ حدیث کی ۵۱ ویں قسم

اس حصے میں اس گروہِ رواۃ کا ذکر ہے جو تابعین اور ان کے بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی حدیث صحیح (بخاری) میں نہیں لائی گئی ہے مگر ان حضرات کا ذکر موجود ہے۔ میں اس سے پہلے علی بن مدینی رح کی اس کتاب کا ذکر کر چکا ہوں جس میں اس نوع کے حضرات کا ذکر ہے۔ مگر مجھے اس کتاب کو دیکھنے کا کوئی موقع نہیں مل سکا۔ یہ علم بھی بڑا کارآمد ہے کیونکہ راویانِ حدیث میں اس نوع کی ایک جماعت موجود ہے۔

پہلے صحابہ میں اس کی ایک مثال لیجئے۔ اس امت کے امین ابو عبیدہ عامر بن عبداللہ الجراح ہیں۔ اس حدیث کو نقل کرنے والوں کی سند درست نہیں اس لیے صحیحین میں یہ حدیث نہیں لائی گئی۔ یوں ہی عتبہ بن غزوان، ابو کبشہ (حضورؐ کے مولا) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ، ارقم بن ارقم۔ قدامہ بن مظعون۔ سائب بن مظعون۔ شجاع بن وہب اسدی۔ عباد بن بشر اشہلی اور سلامہ بن وقش۔ یہ سب کے سب صحابہ ہیں، مہاجرین ہیں، غزوۂ بدر کے شرکاء ہیں۔ اس کے باوجود ان میں کسی کی کوئی روایت صحیح بخاری میں نہیں لائی گئی ہے کیونکہ ان تک جو سند پہنچتی ہے وہ صحیح نہیں۔ ان کا ذکر تو صحیح میں ہے لیکن ان کی روایت سے نہیں بلکہ دوسرے صحابہ کی زبان سے ہے۔ مثلاً حضورؐ کا ارشاد کہ، ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں — اسی قسم کی دوسری روایات بھی ہیں۔

تابعین میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اسی طرح عالی مرتبت ہیں جس طرح ان کے آبائے کرام صحابہ میں اونچا مقام رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان (تابعین) کا صحیح بخاری میں ذکر نہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ نعوذ باللہ وہ مجروح ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو بلند و بالا رکھا ہے بلکہ ان

Marfat.com

کی روایت نہ لانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان تک پہنچنے والی سندیں معیار صحت پر پوری نہیں اُترتیں۔ ایسے حضرات کے نام یہ ہیں :-

محمد بن طلحہ بن عبید اللہ۔ محمد بن اُبی بن کعب۔ سائب بن خلاّد بن سائب۔ محمد بن اسامہ بن زید۔ عُمارہ بن خُزیمہ بن ثابت۔ مصعب بن عبد الرحمان بن عوف۔ مصعب بن زبیر بن عوام۔ سعید بن سعد بن عُبادہ۔ عُبید اللہ بن رافع بن خدیج۔ یوسف بن عبد اللہ بن سلام۔ اسماعیل بن زید بن ثابت[1] ص۲۵۵

اتباع تابعین میں ایسے حضرات یہ ہیں :-

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی۔ اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ۔ مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر۔ عُبید اللہ بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن موہب۔ عبد الرحمان بن ابی الزناد۔ عطاء بن سائب ثقفی۔ قابوس بن ابی ظبیان جَنبی۔ ابراہیم بن سالم ہجری۔ عاصم بن کُلیب جرمی۔ اسماعیل بن سمیع حنفی۔ ابو یعقوب عبدی۔ ہارون بن عنترہ شیبانی۔ اَجلح بن عبد اللہ کندی۔ اَشعث بن سوّار ثقفی۔ محمد بن سالم ابو سہل۔ عبد اللہ بن شُبرمہ ضبّی۔ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت۔ بشیر بن سلمان نہدی۔ عبیدہ بن معتّب ضبّی۔ حسن بن حر۔ صلت بن بہرام۔ بُکیر بن عامر بَجلی۔ طلحہ بن یحییٰ۔ داؤد بن یزید اَودی۔ قاسم بن ولید ہمدانی۔ مِسطور بن خلیفہ حنّاط۔ عبد الرحمان بن عبد اللہ مسعودی۔ قیس بن ربیع اسدی۔ قاسم بن مَعن مسعودی۔

اتباع اتباع میں یہ لوگ ہیں :-

مطلّب بن زیاد۔ زفر بن ہُذیل۔ قاضی ابو یوسف۔ حماد بن شعیب۔ قاسم بن مالک مزنی۔ عثّام بن علی عامری۔ یحییٰ بن عبد الملک بن ابی غنیّہ۔ یحییٰ بن یمان عجلی۔ یحییٰ بن سلیم طائفی۔

---

[1] حاکم نے اس فہرست میں تین غلط اضافے کیے ہیں۔ انھوں نے عبد الرحمان بن عوف اور حسان ثابت کے نام بھی لکھے ہیں حالانکہ یہ تابعی نہیں۔ دونوں صحابی ہیں۔ تیسرا نام عبد الرحمان بن سابر بن عبد اللہ تابعی کا نام ہے حالانکہ ان کی روایت بخاری باب التعزیر والادب میں موجود ہے۔ ہم نے اسی لیے یہ تینوں نام حذف کر دیتے ہیں۔

عائذ بن حبیب۔ محمد بن ربیعہ کلابی۔ عبدالحمید بن عبدالرحمان حمانی۔ علی بن قادم۔ عمرو بن محمد عنقزی۔ سعید بن زید (حماد کے بھائی) حکم بن سنان فربی۔ یوسف بن خالد سمتی۔ صفوان بن عیسیٰ زہری، عبداللہ بن داؤد خریبی۔ ریحان بن سعید قرشی یعقوب بن اسحاق حضرمی۔ مروان بن شجاع جزری۔ ابو قتادہ حرانی۔ مطرف بن مازن۔ اسماعیل بن عبدالکریم صنعانی۔ علی بن عاصم۔ محمد بن یزید واسطی۔

محدثین کے پانچویں طبقے میں ایسے حضرات یہ ہیں:۔

عون بن عمارہ عنبری اور قاسم بن حکم عرنی۔

چھٹے طبقہ محدثین میں یہ لوگ ہیں:۔

احمد بن عبدالجبار عطاردی۔ محمد بن سعد عوفی۔ محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی۔ علی بن ابراہیم خزاز۔ عبید بن کثیر عامری۔ ابوبکر بن ابی العوام ریاحی۔ حارث بن ابی اسامہ۔ محمد بن سلیمان بن حارث واسطی۔ احمد بن عبید بن ناصح نحوی۔ اسماعیل بن فضل بلخی۔ ابوبکر بن خیثمہ۔ اسحاق بن حسن حربی۔ محمد بن غالب بن حرب۔ بکر بن سہل دمیاطی۔ حسین بن حکم حبری، حسن بن سہل مجوز۔ سہل بن عمار عسکی۔ یحییٰ بن جعفر بن ابی طالب۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس نوع میں صحابہ تابعین اور اتباع تابعین کے بعد ہم جن جن لوگوں کا ذکر کیا ہے ان کی روائتیں اگرچہ مشہور ہیں مگر ان کا شمار لوگوں میں نہیں ہے جو بالکل معتبر اور پکے حفاظ حدیث ہیں۔

Marfat.com

علم حدیث کی ۵۲ ویں قسم

اس حصے میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے اپنی روایات دوسروں کے سامنے "عرض" (پیش کرنے) کی اجازت دی اور اسے سماع سے تعبیر کیا یا ان کی اجازت سے ان کی روایات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لکھ کر اجازت نامہ بھیج دیا اور اس اجازت نامے کو "اخبار" (یعنی اخبرنا کہہ کر بیان کرنا) تصور کیا یا اسے اخبار سمجھنے سے انکار کیا تاآں کہ روایت کرتے وقت اصل صورتِ حال (تحریری اجازت نامے) کی وضاحت نہ کر دی جائے۔ صرف اجازت سے روایات "عرض" (پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ راوی پکا معتبر حافظ ہے اور مستفید (استفادہ کرنے والا) اپنی مرویات کا ایک یا زیادہ جزء اس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ راوی اسے لے کر اس کی مرویات پر غور کرتا ہے۔ پھر وہ مستفید کو بتاتا ہے کہ یہ مرویات میری ہی مرویات کا ایک حصہ ہیں۔ پھر وہ مستفید سے کہتا ہے کہ تم نے مجھے جو کچھ دیا ہے اسے میں نے جان لیا اور سمجھ لیا کہ یہ تمام احادیث وہی ہیں جو میں نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہیں۔ اب تم ان کو میرے حوالے سے بیان کر سکتے ہو۔ اس عرض (یعنی پیش کر کے اجازت حاصل کرنے) کو ائمہ حدیث کا ایک گروہ سماع سے تعبیر کرتا ہے۔

اہل مدینہ میں ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام سات فقہا میں سے ایک ہیں۔ ان کے حوالے سے مالک بن انس اپنے شیوخ کی مرویات بیان کرتے ہیں۔ نیز ان ابوبکر کے علاوہ بھی دوسرے اہل مدینہ ہیں مثلاً:۔ ابوعبداللہ مکرم مولائے ابن عباس۔ محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب بن زہرہ زہری۔ ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رائی۔ علاء بن عبدالرحمان بن یعقوب۔ یحییٰ بن سعید بن قیس انصاری۔ ہشام بن عروہ بن زبیر قرشی۔ محمد بن عمرو بن علقمہ لیثی۔ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی۔ عبدالعزیز

بن محمد بن ابی عُبید اُندراوردی فی جماعۃ لعدہم۔

اہل مکہ میں مجاہد بن جبر ابوالحجاج مخزومی (مولائے بنی مخزوم) ابوزبیر محمد بن مسلم قرشی (مولائے قریش) عبداللہ بن عثمان بن خُثیم قاری۔ نافع بن عمر جمحی۔ داؤد بن عبدالرحمان عطار۔ سفیان بن عیینہ ہلالی۔ مسلم بن خالد زنجی۔ فی جماعۃ لعدہم۔

اہل کوفہ میں :۔ علقمہ بن قیس نخعی۔ علی بن ربیعہ اسدی۔ ابوبُردہ بن ابی موسیٰ اشعری۔ عامر بن شراحیل شعبی۔ ابراہیم بن یزید نخعی۔ حبیب بن ابی ثابت اسدی۔ منصور بن معتمر سُلمی۔ اسرائیل بن یونس سبیعی۔ حسن بن صالح بن حی۔ زہیر بن معاویہ جعفی۔ فی جماعۃ لعدہم۔

اہل بصرہ میں :۔ ابومتوکل علی بن داؤد ناجی۔ قتادہ بن دِعامہ سدوسی۔ ابوالعالیہ زیاد بن فیروز۔ حُمید بن ابی حُمید طویل۔ علی بن زید بن جُدعان۔ داؤد بن ابی ہند۔ کہمس بن حسن ہلالی۔ سعید بن ابی عروبہ۔ جریر بن حازم جہضمی۔ سلیمان بن مغیرہ قیسی۔ فی آخرین لعدہم۔ ۲۵۵ھ

اہل مصر میں :۔ عبدالرحمان بن قاسم۔ اشہب بن عبدالعزیز۔ عبداللہ بن وہب۔ سعید بن عُفیر۔ یوسف بن عمرو۔ یحییٰ بن عبداللہ بن بُکیر۔ عبداللہ بن عبدالحکم بن اعین۔ وجماعۃ من المالکیین لعدہم۔

اسی طرح اہل شام اور اہل خراسان کی بھی ایک جماعت ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ کی ایک جماعت کو دیکھا ہے جو عرض کو بھی سماع سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے :۔

حدثنا ابوبکر بن اسحاق قال اخبرنا علی بن عبدالعزیز قال اخبرنا احمد بن محمد بن ایوب قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح بن کیسان قال قال ابن شھاب اخبرنی عبید اللہ بن عبداللہ ان ابن عباس اخبرہ ان.....

اس اسناد میں عبداللہ بن عباس بتاتے ہیں کہ : آنحضورؐ نے اپنا رسالت نامہ عبداللہ بن حُذافہ کے ہاتھ کسریٰ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ اسے عظیم بحرین کے حوالے کر دیں اور عظیم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے ــــ دوسری روایت مع سند یوں ہے :۔

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن اسحاق الصغانی قال حدثنا یونس بن محمد قال ثنا اللیث بن سعد قال حدثنی سعید المقبری

Marfat.com

عن شریک بن عبد اللہ عن انس بن مالک قال :....

اس اسناد میں انس بن مالک کہتے ہیں کہ : ہم لوگ حضورؐ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا : اے محمدؐ! میں آپؐ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور ذرا سختی سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپؐ اپنے دل میں بُرا نہ مانیں۔ حضورؐ نے فرمایا : تم جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔ اس نے کہا : میں آپؐ کو آپؐ کے رَبّ اور آپؐ سے پہلے والوں کے رَبّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپؐ کو اللہ نے تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے؟ حضورؐ نے جواب دیا : ہاں ..... الخ

حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث سے فنکار حدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ اپنی جامع صحیح کی کتاب العلم میں یہ دلیل لاتے ہیں کہ : کسی محدّث کے سامنے حدیث پیش کرنا صحیح ہے۔

ہم سے اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے، ان سے ان کے دادا (فضل بن محمد) نے، ان سے اسماعیل بن ابی اویس نے، ان سے ان کے ماموں مالک بن انس نے بیان کیا کہ : مجھ (مالک بن انس) سے یحییٰ بن سعید انصاری نے جب کہ وہ عراق جانے کا ارادہ کر رہے تھے، فرمائش کی کہ : میرے لیے ابن شہاب کی تمام حدیثیں منتخب کر دیجئے تاکہ میں ان کو آپ سے براہِ راست زہری روایت کروں۔ میں نے انھیں لکھ کر وہاں بھیج دیں۔ مالک سے پوچھا گیا کہ کیا انھوں نے (یحییٰ بن سعید نے) آپ سے یہ روایتیں سنی بھی ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ وہ سننے والوں سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔

ہمیں ابو جعفر بن محمد بن عبد اللہ بغدادی نے، ان کو علی بن عبد العزیز نے، ان کو زُبیر بن بکّار نے اور ان کو مطرّف بن عبد اللہ نے بتایا کہ : میں مالک کے ساتھ سترہ سال رہا ہوں لیکن میں نے ان کو کسی کے سامنے موطا پڑھ کر سناتے نہیں دیکھا اور وہ ان لوگوں کے سخت مخالف تھے جو یہ کہتے ہیں کہ : سماع کے سوا اور کوئی چیز کافی نہیں۔ وہ کہتے تھے کہ حدیث میں یہ کس طرح کافی نہیں ہوگا جب کہ قرآن کے لیے کافی ہے اور قرآن بہرحال برتر ہے، جب خود محدث عرضاً اخذ کرتا ہے تو تمھیں عرضاً لینے میں کیا تامل ہے۔ اور تم اپنے لیے عرض کو کیوں روا نہیں رکھتے جس طرح اس محدث نے روا رکھا۔؟

Marfat.com

ہم سے ابوبکر شافعی نے، ان سے قاضی اسماعیل بن اسحاق نے اور ان سے ابن ابی اُویس نے بیان کیا کہ، مالک سے ان کی حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے کہ: کیا یہ سماع ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ: جس سے سماع ہوتا ہے اسی سے "عرض" بھی ہے اور "عرض" ہمارے نزدیک سماع سے کمتر نہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے ائمہ کے اس گروہ کے مسلک کا ذکر کیا ہے جو مذکورۂ بالا شرائط کے ساتھ عرض کو جائز رکھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ ان محدثوں کے سردار کو دیکھ لیتے جو اپنے دور کے محدثوں میں ہم دیکھ رہے ہیں تو یہ ہرگز "عرض" کے جواز کو نہ تسلیم کرتے۔ محدث جب اپنی کتاب کے مندرجات کو نہیں جانتا تو اس کے سامنے "عرض" کیونکر درست ہوگا؟ فقہائے اسلام کے ائمہ میں جن کا حلال و حرام میں فتویٰ چلتا ہے بہت سے ایسے ہیں جو "عرض" کو سماع نہیں تسلیم کرتے بلکہ ان کا اس معاملے میں بھی اختلاف ہے کہ اگر محدث کے سامنے قرأت کی جائے تو اسے اِخبار کہا جائے گا یا نہیں؟ حجاز میں شافعی مطلبی، شام میں اوزاعی، مصر میں بُویطی اور مزنی۔ عراق میں ابوحنیفہ۔ سفیان ثوری اور احمد بن حنبل اور مشرق میں عبداللہ بن مبارک۔ یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ "عرض" سماع نہیں۔ اس محدث کے سامنے قرأت کرنا اِخبار ہے۔ ہمارے ائمہ کا بھی یہی مسلک ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔ ان ائمہ کی دلیل حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ: اللہ اسے تر و تازہ رکھے جو میری بات سن کر یاد رکھے اور اسے اس تک پہنچائے جس نے نہیں سنا ہے۔ نیز حضورؐ کا یہ ارشاد بھی بہت سی روایات میں ہے جہاں تسمعون ویسمع منکم آیا ہے یعنی تم مجھ سے سنتے ہو اور لوگ تم سے سنیں گے۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال اخبرنا الربیع بن سلیمان قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا سفیان بن عیینة عن عبدالملک عن عمیر عن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود عن ابیہ۔

اس اسناد میں عبداللہ بن مسعود اپنے والد کی زبانی یہ حدیث نبویؐ بیان کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر و تازہ رکھے جو میری بات سن کر اسے محفوظ اور یاد رکھے

اور اسے اسی طرح ادا کرے کیونکہ کتنے حامل حدیث ایسے ہوتے ہیں جو فقیہ نہیں ہوتے ..... الخ۔

شافعیؒ کا کہنا ہے کہ: جب حضورؐ نے بات سن کر محفوظ رکھنے اور دوسروں کے سامنے اسے ادا کرنے کو پسند فرمایا اور بات ایک ہی ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسی بات کا حکم دیتے ہیں کہ: اس کو جس کے سامنے ادا کیا جائے اس طرح کیا جائے کہ اس کے لیے حجت قائم ہو جائے کیونکہ وہ حضورؐ کی وہ بات بیان کرتا ہے جس میں واجب العمل حلال کا، قابل اجتناب حرام کا، حدود والٰہی نافذ کرنے کا اور دینی و دنیوی بھلائی کا ذکر ہوتا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: روایت میں جس نکتے کو اختیار کیا گیا ہے اور جس پر میرے اکثر شیوخ اور ائمہ زمانہ قائم ہیں، وہ یہ ہے کہ: جو محدث سے لفظاً حاصل کرے اور اس کے ساتھ کوئی اور موجود نہ ہو تو وہاں وہ حدثنی فلان (فلاں نے مجھ سے بیان کیا۔) کہے اور اگر دوسرا بھی شریک ہو تو حدثنا فلان (ہم سے فلاں نے بیان کیا) کہے اور اگر محدث کو خود پڑھ کر سنائے تو اخبرنی فلان (مجھے فلاں نے بتایا) کہے اور اگر محدث کو پڑھ کر سنایا جائے اور وہ بھی موجود ہو تو اخبرنا فلان (ہم کو فلاں نے بتایا) کہے اور اگر محدث کے سامنے عرض (پیش) کرے اور محدث اسے بالمشافہہ روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ انبأنی فلان (فلاں نے مجھے خبر دی) کہے اور اگر یہ اجازت (محدث کی) بالمشافہہ نہ ہو بلکہ اپنے شہر سے لکھ کر اس کے پاس بھیجے تو وہ کتب الیّ فلان (مجھے فلاں نے لکھ بھیجا) کہے۔

میں نے ابوبکر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہہ کو رے میں یہ کہتے سنا کہ: میں نے ابو شعیب حرّانی سے اپنے رفقاء کے لیے روایت کی اجازت کا سوال کیا تو ابو شعیب نے یوں کہا۔ حدثنا جدّی قال حدثنا موسیٰ بن اعین عن شعبۃ قال کتب الیّ المنصور بحدیث۔ اس کے بعد میں ان سے ملا اور اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھ سے کہا: کیا میں تم سے یہ حدیث بیان نہیں کر چکا ہوں؟ جب میں نے تمھیں لکھ کر بھیج دی تو اس کا مطلب ہی یہ ہوا کہ میں نے بیان بھی کر دی۔

Marfat.com

حدثنا الزبیر بن عبد الواحد قال اخبرنا ابو تراب محمّد بن سهل قال حدثنا احمد بن داؤد بن قُطن بن کثیر قال حدثنا محمّد بن معاویة قال سمعت بقیّة یقول :.....

اس اسناد میں بقیہ کہتے ہیں کہ مجھے شعبہ بغداد میں ملے تو مجھ سے کہا: اگر میں آپ سے نہ ملا ہوتا تو مر گیا ہوتا۔ کیا آپ کے پاس بُحیر بن سعد کی کتاب ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس پر انھوں نے کہا: جب آپ واپس ہوں تو اسے لکھ کر اس پر مہر لگائیے اور میرے پاس بھیج دیجئے۔

Marfat.com

معارفِ حدیث

یعنی

حاکم نیساپوری کی "معرفۃ علوم الحدیث"

کا اردو ترجمہ

مولانا محمد سعید شاہ بھاوروی

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

کلب روڈ۔ لاہور۔ پاکستان

Marfat.com